واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ولا تفرقوا۔

حدیث افتراق اُمّت

تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں

مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری

ناشر

تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف

سلسلۂ مطبوعات (۳۰)

☆ کتاب : حدیث افتراق امت تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں
☆ تصنیف : مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری
☆ اشاعت باراول : ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ/نومبر ۲۰۰۸ء
☆ تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)
☆ کمپوزنگ : عثمانیہ کمپیوٹرز مدرسہ قادریہ بدایوں
☆ ناشر : تاج الفحول اکیڈمی بدایوں
☆ تقسیم کار : مکتبہ جام نور، ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
☆ قیمت :

مصنف سے رابطے کے لئے

MAULANA USAID UL HAQ QADRI
Madrsa Alia Qadria, Maulvi Mohalla,
Budaun-243601 (U.P.) India
Phone : 0091-9358563720
E-Mail : qadriusaid@yahoo.com
usaid.qadri@gmail.com

ابن مطہر نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں فرقۂ ناجیہ کے تعین کو لے کر ہماری گفتگو استاذ نصیر الدین محمد طوسی سے ہوئی، طوسی نے کہا کہ فرقۂ ناجیہ وہی فرقہ ہوگا جو باقی فرقوں سے بہت زیادہ مختلف ہوگا اور یہ صرف شیعہ امامیہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہی ایک فرقہ ہے جو باقی دوسرے فرقوں سے بہت واضح طور پر مختلف ہے، برخلاف دوسرے فرقوں کے کہ وہ اکثر اصول میں ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں، اس پر میں نے طوسی سے کہا کہ شیعہ اکثر اصول میں معتزلہ کے موافق ہیں بس چند مسائل میں اختلاف رکھتے ہیں اور وہ بھی مسئلۂ امامت سے متعلق ہیں جو کہ ایک فرعی مسئلہ ہے، اس لئے فرقہ ناجیہ ہونے کے زیادہ مستحق تو اشاعرہ ہیں اس لئے کہ ان کے اصول تمام فرقوں کے اصول سے مختلف ہیں اور ان کے ان اصول میں کوئی دوسرا فرقہ ان کا موافق نہیں ہے (۲۹)

۷۳ کے عدد پر اعتراض اور اس کا جواب :- فرقوں کو شمار کرنے میں ایک دشواری یہ پیش آئی کہ اگر ان فرقوں کو شمار کیا جائے جو اصول میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں تو یہ تعداد ۷۳ سے بہت کم ہورہی ہے جیسا کہ ابھی ہم نے دیکھا کہ بعض حضرات نے اصولی فرقے ۴ر شمار کئے ہیں کسی نے ۶ اور کسی نے ۷ وغیرہ وغیرہ اور اگر ان فرقوں کو شمار کیا جائے جو بعض مسائل میں دوسرے سے مختلف ہیں اور بعض میں متفق تو یہ تعداد ۷۳ سے کہیں زیادہ ہوجائے گی، بلکہ بقول امام رازی صرف روافض کے ایک فرقہ امامیہ میں ہی ۷۳ فرقے ہوجائیں گے۔اس الجھن کا شکار ہوکر بعض حضرات کو اس حدیث کی صحت میں شبہ ہوگیا، حاشیہ شرح مواقف میں علامہ حسن چلپی نے اس کا ذکر کیا ہے:-

طعن بعضهم فی صحة هٰذا الخبر فقال ان اراد باثنتین و سبعین فرقة اصول الادیان فلن یبلغ هٰذا العدد ان اراد

الفروع انها تتجاوز هٰذا العدد الی اضعاف ذلک. (۳۰)
بعض لوگوں نے یہ کہہ کر اس حدیث کی صحت پر اعتراض کیا ہے کہ اگر ۷۲ فرقوں سے اصولی فرقے مراد لئے جائیں تو یہ تعداد ۷۲ تک نہیں پہنچے گی اور اگر فروع مراد لی جائیں تو پھر فرقے اس تعداد سے کہیں زیادہ ہو جائیں گے۔)

امام فخر الدین رازی نے یہ اعتراض ذکر کر کے اس کا جواب دیا ہے فرماتے ہیں:-

فان قیل ان هٰذه الطوائف التی عددتهم اکثر من ثلاث و سبعین و رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یخبر باکثر فکیف ینبغی أن یعتقد فی ذلک والجواب عن هٰذا: انه یجوز ان یکون مراده علیه السلام من ذکر الفرق : الکبار و ماعدد نا من الفرق لیست من الفرق العظیمة وایضاً فانه أخبر أنهم یکونون علی ثلاث و سبعین فرقة لم یجز ذلک أن یکونو أقل منها واما ان کانت اکثر فلا یضر ذلک، کیف ولم نذکر فی هٰذا المختصر کثیرا من الفرق المشهورة ولو ذکرنا ها کلها مستقصاة لجاز ان یکون اضعاف ما ذکرنا بل ربما وجد فی فرقة واحدة من الفرق الروافض وهم الامامیة ثلاث و سبعون فرقة. (۳۱)

اگر اعتراض کیا جائے کہ جو فرقے آپ نے شمار کئے ہیں یہ ۷۳ سے زیادہ ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ کی خبر نہیں دی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرقوں سے مراد بڑے فرقے ہوں اور ہم نے جو فرقے شمار کئے ہیں وہ بڑے فرقے نہیں ہیں (اس لئے تعداد زیادہ ہو گئی ہے) اور پھر

یہ جواب بھی دیا جاسکتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ۷۳ فرقوں کی خبر دی ہے تو اب یہ ممکن نہیں ہے کہ فرقے اس سے کم ہوں البتہ اگر زیادہ ہوں تو حدیث پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، ہم نے اس مختصر رسالہ میں بہت سے مشہور فرقوں کا ذکر نہیں کیا ہے اگر ہم سب کا ذکر کریں تو شاید تعداد ہمارے بیان کردہ فرقوں سے دگنی ہو جائے، بلکہ ممکن ہے کہ روافض کے صرف ایک فرقے یعنی امامیہ میں ہی ۷۳ فرقے ہوں۔

محقق دوانی نے اس اعتراض کو وہم فاسد قرار دیتے ہوئے اس کے دو جواب دیئے ہیں:۔

وما یتوهم من انه: ان حمل علی اصول المذاهب فهی اقل من هٰذا العددوان حمل علی ما یشمل الفروع فهی اکثر منه : توهم فاسد لا مستندله لجواز کون الا صول التی بینها مخالفة معتد بها بهٰذا العدد. وقد قیل : لعلهم فی بعض من الاوقات بلغوا هٰذا العدد وان زادوا اونقصوا فی اکثر الاوقات(۳۲)

یہ جو وہم کیا گیا ہے کہ اگر ان فرقوں کو اصول مذاہب پر محمول کیا جائے تو اس عدد سے بہت کم ہیں اور اگر فروع پر محمول ہو تو اس سے زیادہ ہیں: یہ وہم فاسد ہے اس کا کوئی سر پیر نہیں ہے، اس لئے کہ وہ اصول جن میں مخالفت ہے ممکن ہے اس عدد کو پہنچ جائیں اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ کسی نہ کسی وقت میں فرقوں کی تعداد اس عدد تک پہنچ گئی (لہٰذا حضور کا قول سچ ثابت ہوا) اب اگر چہ اکثر اوقات میں یہ تعداد کم یا زیادہ ہو۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ''شرح سفر السعادة'' میں فرماتے ہیں:۔

مراد بلوغ بایں عدداست، و تواند کہ در وقتے زیادت ازاں نیز

گردد۔(۳۳)

یہ فرقے اس عدد (۷۳) تک پہونچ جائینگے ، (یعنی اس سے کم نہیں ہوسکتے) ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ کسی وقت میں اس سے زیادہ بھی ہوجائیں۔

یہاں ایک تاویل یہ بھی کی گئی ہے کہ دراصل یہاں ۷۳ سے بعینہ یہ عدد مراد نہیں ہے بلکہ یہ صرف کثرت کے اظہار کے لئے ہے مثلاً اردو میں ہم کہتے ہیں ’’یہ کتاب میں نے پچاس بار پڑھی ہے‘‘ اس سے پچاس کا عدد مراد نہیں ہوتا بلکہ مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب بہت بار پڑھی ہے، اسی طرح حدیث پاک میں ثلاث وسبعین یعنی ۷۳ سے یہ عدد مراد نہیں ہے، جس سے متذکرہ بالا اعتراضات وارد ہورہے ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ میری امت بہت سارے فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔

علامہ شہاب الدین المرجانی نے شرح العقائد العضدیة کے حاشیہ میں یہ تاویل کرتے ہوئے مثال میں یہ آیت کریمہ نقل کی ہے:-

ثم فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعاً فاسلکوه (۳۴)

پھر ایسی زنجیر میں اس کو جکڑ دو جس کی لمبائی ۷۰ ہاتھ ہو۔

وہ فرماتے ہیں کہ یہاں ۷۰ کا لفظ مبالغہ کے لئے ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس رسی کی لمبائی ۷۰ ہاتھ ہی ہو۔(۳۵)

پروفیسر محمد احمد المُسَیّر صاحب مدظلہ کے نزدیک بھی یہاں پر یہی تاویل درست ہے جب کہ ۷۳ سے بعینہ ۷۳ کا عدد مراد لینا ان کے نزدیک فہم قاصر ہے، فرماتے ہیں:-

یہاں عدد کا بعینہ مفہوم مراد نہیں ہے اور نہ ہی فرقوں کا حصر مقصود ہے، قرآنی اخبار وقصص میں اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں مثلاً- **ولو فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من بعده سبعة ابحر مانفدت کلمات الله. (۳٦)**

''اور اگر زمین کے سارے پیڑ قلم بن جائیں اور سمندر ان کی سیاہی ہو اور اس کے ساتھ سات سمندر اور بھی ہوں پھر بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی''۔

سمندر خواہ سات ہوں یا ستر ہوں یا سات سو ہوں اللہ کے کلمات کسی حال میں ختم نہ ہوں گے۔

ایک دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:-

استغفر لهم أو لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم (۳۷)

''آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں گے تب بھی اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا''۔

استغفار ۷۰ مرتبہ ہو یا کم و بیش ہو مگر بہر حال منافقین کے بارے میں اللہ کا حکم تبدیل نہیں ہوگا۔ ان مثالوں کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ بعینہ ۷۳ کے عدد پر اصرار کرنا فہم قاصر پر مبنی ہے (۳۸)

یہ درست ہے کہ قرآن وسنت میں سبعہ (۷) سبعون (۷۰) سبع مأۃ (۷۰۰) سبعۃ آلاف (۷۰۰۰) اور سبعین الف (۷۰۰۰۰) وغیرہ اپنے حقیقی معانی سے قطع نظر عدد میں کثرت اور مبالغہ کے لیے استعمال ہوئے ہیں، ہر زبان کا اپنا ایک تعبیری اسلوب ہوتا ہے، اردو میں دسیوں، بیسیوں اور پچاسوں وغیرہ کہا جاتا ہے لیکن تیسیوں یا چالیسیوں وغیرہ کا استعمال نہیں ہے۔ اسی طرح ہزاروں کہا جاتا ہے ستر ہزاروں وغیرہ نہیں کہا جاتا، اب دیکھنا یہ ہوگا کہ اوپر دیئے گئے اعداد کے علاوہ بھی دوسرے عدد عربی زبان میں کثرت و مبالغہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں یا نہیں؟ کم از کم قرآن کریم میں تو ہمیں ایسی کوئی مثال نظر نہیں آئی، اگر زیر بحث حدیث میں سبعون فرقۃ یعنی ستر فرقے ہوتا تو ہمیں اس تاویل کو تسلیم کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حدیث کے اس مخصوص سیاق و سباق

کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ نصاریٰ ۷۱، یہود ۷۲ اور مسلمان ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوں گے۔ اس لئے ہماری ناقص رائے میں یہ تاویل ایک دور کی کوڑی ہے جو نہ عربی زبان کے محاورات اور استعمالات سے میل کھاتی ہے اور نہ ہی حدیث کا سیاق وسباق اس کا متحمل ہے۔ ہمارے خیال میں اس سلسلہ میں امام رازی کی تاویل زیادہ بہتر ہے جس کا ہم نے گزشتہ صفحات میں ذکر کیا۔

حدیث افتراق کی عجیب و غریب تشریح :- مشہور مستشرق گولڈ زیہر (Gold Zihr) کا تعلق مستشرقین کے اس طبقہ سے ہے جو اسلامیات اور عربی زبان وادب پر گہری نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اسلام کے خلاف اپنے دلوں میں شدید بغض وعداوت رکھتا ہے، کسی کی اس انداز میں توہین کرنا کہ وہ اس کو اپنی عزت افزائی تصور کر لے یا کسی کا ایسا مذاق اڑانا کہ وہ اس کو اپنی تعریف سمجھے یہ بلا شبہ ایک فن ہے اور گولڈ زیہر کو اس فن میں مہارت حاصل تھی۔ اسلامیات پر لکھتے ہوئے گولڈ زیہر نے اس فن کا خوب مظاہرہ کیا ہے، انھوں نے اسلامی افکار ونظریات اور واقعات وحوادث کی ایسی ایسی تاویلیں اور توجیہیں کی ہیں جو بظاہر بڑی خوشنما معلوم ہوتی ہیں، ان تاویلوں کو دیکھ کر عوام تو عوام بعض خواص بھی دھوکا کھا گئے ہیں، لیکن جب معاملہ کی گہرائی میں جا کر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ بہت بڑا افراڈ تھا جس سے اسلام کی تعریف نہیں تنقیص مقصود تھی۔ اسی قسم کی ''مدح نما قدح'' کا سہارا لے کر گولڈ زیہر نے زیر بحث حدیث میں بھی ایک عجیب وغریب تاویل کی ہے، وہ لکھتے ہیں:-

> اسلام کی طرف کثیر فرقے اور جماعتیں منسوب ہیں، جن کی تعلیمات میں تنوع کے ساتھ ساتھ سخت تضاد ہے اور ان میں آپس میں زبردست اختلاف ہے، اس اختلاف کو وسیع کرنے اور بڑھانے میں اصل غلطی مسلم علماء کلام کی ہے، اس طور پر کہ انھوں نے ایک حدیث کا مطلب غلط سمجھ لیا، جب کہ درحقیقت وہ حدیث تو اسلام کی فضیلت،